Academic Discipline for Quranic Higher Education

تخصص علوم وحکمت قرآن کے لیے مقررہ نصاب کے مطابق

اصطلاحات قرآن

الاسلام

الاستاذ: ابوالفضل نور احمد سندھی

ناشر

جامع مسجد ربانی، ہائی وے کالونی، سیکٹر C-18، اسکیم-33، نزد جمالی پُل، M-9 موٹروے، کراچی

فون: 0313-2707097

www.hikmatequran.org hikmatequran@gmail.com Hikmat-e-Quran Institute

اَلسَّلْمُ وَ السَّلَامۃ کے معنی ظاہری اور باطنی آفات سے پاک اور محفوظ رہنے کے ہیں۔ سَلِمَ یَسْلَمُ سَلَامَتًا وَ سَلَامًا کے معنی سلامت رہنے اور سَلَّمَہُ اللّٰہُ (تفعیل) کے معنی سلامت رکھنے کے ہیں۔ جیسے فرمایا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ ط (الانفال:۴۳) "لیکن اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا۔" (مفردات راغب اصفہانی) ابن فارس نے کہا ہے کہ اس مادہ میں زیادہ معنی صحت اور عافیت سے متعلق ہیں سَلِمَ مِنَ الْاٰفَتِ سَلَامَۃً "وہ آفت سے محفوظ رہا۔" سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَسْلِیْمًا "اللہ نے اسے آفت سے محفوظ رکھا۔" سورۃ الحجر میں ہے اُدْخُلُوْھَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ۝ (آیت:۴۶) "(انہیں کہا جائیگا) سلامتی کے ساتھ باطمینان ان باغوں میں داخل ہو جاؤ۔" سورۃ ہود میں ہے: قِیْلَ یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَکٰتٍ عَلَیْکَ (آیت:۴۸) "حکم ہوا اے نوح! اب کشتی سے اتر ہماری جانب سے تجھ پر سلامتی اور برکتیں ہوں۔"

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا نام اَلسَّلَامُ بھی آیا ہے۔ (الممتحنۃ:۲۳) سَلَامٌ اسے کہتے ہیں جس سے دوسری چیزیں سلامتی حاصل کریں اور سَالِمٌ وہ ہوتا ہے جو دوسرے سے سلامتی حاصل کرے۔ لہٰذا اللہ کا نام سَلَامٌ اس لیے ہے کہ اس نے کائنات میں خلقت کو اختلال و انتشار سے محفوظ رکھا ہے اور اس کا نظام نہایت حفاظت سے چل رہا ہے۔

اسی مادہ کے دیگر الفاظ کی معنی اسطرح ہو گی:

سَلِمَ: وہ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک اور صاف ہو گیا۔ سورۃ البقرہ میں ہے:

مُسَلَّمَۃٌ لَّا شِیَۃَ فِیْھَا ط (آیت:۲)

"وہ ہر قسم کے نقائص سے پاک اور بالکل بے داغ ہے۔"

اَلسُّلَّمُ: سیڑھی کو کہتے ہیں یعنی کسی بلندی تک پہنچنے کا ذریعہ۔ اَلسُّلَّمُ اصل میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ بلند مقامات پر چڑھا جاتا ہے اس لیے سورۃ طور میں ہے اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ (آیت: ۳۸) "کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر یہ چڑھ کر (آسمان کی باتیں) سن کر آیا کرتے ہیں۔"

اَلسِّلْمُ: صلح اور صفائی کے ساتھ رہنے والا۔ اَلسِّلْمُ کہتے ہی صلح کو ہیں۔ سورۃ انفال میں ہے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ (آیت: ۶۱) "اور (دیکھو) اگر (دشمن) صلح کی طرف جھکیں۔"

اَلسِّلْمُ وَالسَّلَامُ: اطاعت، سپردگی یعنی قوانین خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرنا سورۃ بقرہ میں ہے: بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ (آیت: ۱۱۲) "ہاں! جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا۔" اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ (آل عمران: ۲۰) "میں نے اپنا چہرہ اللہ کے حوالے کیا۔" یہ اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کرنے کی تعبیر ہے۔

اَسْلَمَ بمعنی اطاعت اختیار کرنا اور اللہ کے احکام اور اس کی رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا۔ (مترادفات القرآن) سَلَمَ اور اِسلام کے معنی کسی چیز کو سونپ دینے، اطاعت و انقیاد اور گردن جھکانے کے ہیں۔ اس سے تسلیم بمعنی سونپ دینے کے اور اِسْتَلَمَ بمعنی اطاعت و انقیاد کے آتا ہے۔ قرآن حکیم میں ان معانی کے شواہد کثرت سے ملتے ہیں۔ مثلاً احکام طلاق کی آیات میں ایک موقعہ پر فرمایا:

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ (البقرہ: ۲۳۳)

"اگر تم چاہو کہ اپنے بچے کو کسی دایا سے دودھ پلواؤ تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بشرطیکہ دستور کے مطابق ان کی ماؤں کو جو دینا کیا تھا وہ ان کے حوالہ کر دو۔"

اس آیت میں سَلَّمْتُمْ حوالہ کر دینے کے معنی میں صاف ہے۔ اسی طرح اطاعت و انقیاد اور گردن جھکا دینے کے معنی میں فرمایا:

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا (آل عمران:۸۳)

"اس آسمان و زمین میں کوئی نہیں جو چار و ناچار اللہ کا حکم بردار اور مطیع نہ ہو۔"

ان تصریحات سے اب بلکل واضح ہو جاتا ہے کہ الاسلام سلامتی میں لانے والا ضابطۂ حیات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے تجویز کیا ہے۔ جو انسان بھی الاسلام یعنی سلامتی اور بھلائی کے خدائی تجویز کردہ تقاضوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ اسلامی زندگی بسر کرتا ہے۔ راغب اصفہانی کہتے ہیں کہ اسلام پر عاملین کی دو قسمیں ہیں۔ کوئی انسان محض زبان سے اسلام کا اقرار کرے، دل سے معتقد ہو یا نہ ہو اس سے انسان کا جان و مال اور عزت محفوظ ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ قرآن حکیم کی سورۃ الحجرٰت میں مذکور ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (آیت:۱۴)

"دیہاتی کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے۔ کہدو تم ایمان نہیں لے آئے بلکہ یوں کہو اسلام لائے ہیں۔" اس آیت میں اسلام کے اس درجے کا بیان ہے۔ اس درجہ میں قوانین فطرت کے نام سے یا وحی کی تعلیمات سے ہم آہنگ عدل کے نظام سے جو لوگ امن اور سلامتی پر قائم ہوں اور ایسے معاشرے وجود میں لائیں تو ان کو بھی شامل سمجھا جائے گا۔ دوسرا درجہ اسلام کا وہ ہے جو ایمان سے معمور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ زبان کے اقرار کے ساتھ ساتھ دلی اعتقاد بھی ہو اور عملاً اس کے تقاضوں کو پورا کرے۔ ہر طرح کے قوانین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا گیا:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ (البقرہ: ۱۳۱)

"جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔ اور جیسے یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا (یوسف: ۱۰۱) تو مجھے اپنی اطاعت کی حالت میں اٹھائیو۔"

اس کا مفہوم یہ ہے کہ مجھے ان لوگوں میں داخل کر دو جو تیری رضا کے تابع ہیں۔

سورۃ الحجرات کی آیت ۱۴ میں اسلام کے متعلق بتائی گئی حقیقت کو آیت ۱۵ میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اسلام کے لیے مطلوب اصل ایمان کیا ہوتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

"مومن صرف وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، پھر کچھ شک نہیں کرتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے اسلام) میں سچے ہیں۔"

الحجرات کی ان دونوں آیتوں کو پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ مسلم تو ہر وہ شخص ہے جو دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا اور عملی کمی بیشی یا وساوس قلبی کے باوجود اس کا اسلام تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن مومن وہ ہے کہ اس کا ذہن بھی وساوس سے آلودہ نہیں ہوتا، اس کی عملی زندگی اور اس کا مال و دولت سب دین کے لیے صرف ہوتے ہیں۔ (۱) اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (۲) ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا یعنی کچھ شک نہیں کرتے (۳) وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

قرآن حکیم کے بتائے ہوئے ایسے اسلام کی حقیقت یہ سامنے آئی ہے کہ انسان اپنے پاس جو کچھ رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دے۔ اس کی تمام قوتیں، اس کی تمام خواہشیں، اس کے تمام جذبات، اس کی تمام محبوبات وہ سب کچھ ایک لینے والے کے سپرد کر دے۔ اپنی جسمانی اور دماغی صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے۔ ہر طرف سے منقطع ہو کر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر اس کے سامنے اس طرح گردن رکھ دے کہ پھر کبھی نہ اٹھے۔ نفس کی حکومت سے باغی ہو جائے اور احکام الٰہی کا مطیع بن جائے۔ یہی سلامتی کی وہ زندگی ہے جو انبیائے سابقہ کو عطا ہوئی اور اس کا آخری ایڈیشن قرآن حکیم کی صورت میں مکمل ہوا۔ لہٰذا اب آسمان کے نیچے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا یہ دین اسلام قرآن حکیم سے باہر کہیں نہیں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۗ (آل عمران: ۱۹) ”دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔“ اسی دین کے ماننے والوں کو مسلمین کہتے ہیں۔ مسلم وہ ہے جو قرآن حکیم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مکمل اور آخری ضابطۂ حیات سمجھے۔ اگر کوئی شخص اسلام کے سوا کسی اور مذہب کا طالب ہے تو ایسا شخص اپنی طلب میں جھوٹا ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور منصوبے کو جھٹلانے والا ہے۔ ایسا شخص ہدایت کی امید نہیں لگا سکتا کیونکہ اس نے جان بوجھ کر ہدایت کو ترک کر دیا ہے۔

تصریف آیات کی روشنی میں اَلْاِسْلَامُ وہ طرزِ حیات ہے جس سے (۱) انسان کی تمام کمیاں پوری ہو جائیں اور اس کی صلاحیتیں پوری طرح نشوونما پالیں (۲) جس میں انسان زندگی کی تمام تباہیوں اور بربادیوں سے محفوظ رہے۔ (۳) اپنی ارتقائی منازل طئہ کرتا ہوا بلندیوں کی طرف بڑھتا چلا جائے۔ (۴) وہ خود بھی امن و سلامتی سے رہے اور ساری دنیا میں امن و سلامتی کا موجب ہو۔ (۵) قوانین خداوندی کی اطاعت کرے اور

دل سے جھک جائے۔ جب یہ تمام چیزیں پورے اعتدال اور توازن سے کرے تو وہ اس کا اہل بن جائیگا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت السلام سے بقدر حصہ پا سکے۔ پھر اس کی کوششیں ثمر بار ہو جائیں گی اور اس کی اپنی ذات میں بھی حسن اور توازن پیدا ہو جائیگا۔ (لغات القرآن)

قرآن حکیم نے واضح کہہ دیا ہے کہ اب اللہ کا ٹھہرایا ہوا دین جو کچھ ہے یہی اسلام ہے اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان کا نام خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے: هُوَسَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج:۷۸) اب قرآن حکیم کا اس کے ماننے والوں سے مطالبہ ہے کہ سلامتی کے اس طرز حیات سے جس طرح شخصی زندگی میں حسن و توازن سے بہرہ ور ہو سکتے ہو اسی طرح اپنے معاشروں کو بھی اسی حسن و توازن سے بہرہ ور کر سکتے ہو۔ لیکن اس کے لیے دین کی اصل روح، خدا پرستی اور صالح عملی پر قائم رہنا ہو گا اور گروہ بندیوں سے خود کو بچانا ہو گا۔

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۱۰۵﴾ (آل عمران:۱۰۵)

”اور (دیکھو!) ان لوگوں کی سی چال اختیار نہ کر لینا جو (ایک دین پر قائم رہنے کی جگہ) جدا جدا فرقوں اور اختلاف میں پڑ گئے۔ اس کے باوجود کہ روشن دلیلیں ان کے سامنے آچکی تھیں۔ (یاد رکھو!) یہی لوگ ہیں جن کے لیے (کامیابی و فلاح کی جگہ) بڑ ابھاری عذاب ہے۔“

قرآن حکیم کی ان آیات کا مطالعہ کریں تو الاسلام کے معنی اور مقاصد کی واضح تشریح سامنے آجاتی ہے۔

۲۲. اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾
(آل عمران:۱۹)

۲۳. وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷﴾ (الصف:۷)

۲۴. وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ (آل عمران:۸۵)

۲۵. بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ (البقرہ:۱۱۲)

۲۶. قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی وَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ (آل عمران:۸۴)

۲۷. فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۬ؕ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿۴۷﴾ (طٰہٰ:۴۷)

۲۸. اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ (الانفال:۴۳)

۲۹. وَ اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۱﴾
(الانفال:۶۱)

۳۰. وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ (الروم:۵۳)

۳۱. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ (النمل:۳۱)

۳۲. رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ (البقرہ:۱۲۸)

۳۳. وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ (الاعراف:۴۶)

۳۴. مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ (آل عمران:۶۷)

۳۵. وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾ (الحج:۷۸)

۳۶. اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ (القلم:۳۵)

۳۷. اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ (آل عمران:۸۵-۸۳)

۳۸. اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾ (المائدہ:۳)

❖❖